REGISTRED L No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۴ نومبر ۱۹۱۰ء | نمبر (۴۴)

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن ۵/
۲- اصلاح اخلاق ۴/
۳- اصلاح حفظان صحت ۱/
۴- اصلاح زراعت ۱/۰
۵- افلاس ہند اور اُس کی تردید ۱/
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲/
۷- بچوں کی پرورش ۶ پائی

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ ہیں چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں بلکہ ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح ۱/
۲- خدائے اسلام ۲/
۳- ینابیع القرآن ۳/
۴- الکفارہ ۱/
۵- بائبل یا قرآن ۱۰/
۶- مسیح ابن اللہ ۲/
۷- اثمار شیریں ۴/
۸- میزان الحق ۴/
۹- کشف القرآن ۱/
۱۰- الکندی ۱۲/
۱۱- عقائد اسلامیہ ۱۰/
۱۲- آئینہ قرآن ۶/
۱۳- دین اسلام ۱/
۱۴- ینابیع الاسلام ۸/

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئی ہیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مبشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن ۸/
۲- سمپردائے ۶/
۳- ویدوں کی تعلیم ۱۰/
۴- وشنو کے دس اوتار ۲/
۵- رشیوں کا آبائی وطن ۲/
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت ۶ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی ۲/
۸- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی

۹- ویدک تصنیفات ۱ر
۱۰- ویدوں کی دیوتاپرستی ۳پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ اِن کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم- اردو ۴ر ۸ر
۲- مسیح کی تعلیم- رومن ۸ر ۱۲ر
۳- مسیح کا نمونہ ۸ر
۴- روح سے معمور زندگی ۴ر
۵- طریق دعا ۴ر
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴ر
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
۸- القاب مسیح ۴ر
۹- اورادِ سیرت المسیح ۸ر
۱۰- راحت القلوب ۲ر
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸ر
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر
۱۳- انجیل داؤد ۲ر
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶پائی
۱۵- خاندانی فرائض- ۴ر و ۱۲ر و رومن ۸ر
ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپ کے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور اُن کا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ڈیلکی) عہ
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲ر
۳- حیات پولس ۴ر
۴- تاریخ مذہب ۸ر
۵- تاریخ روم ۸ر
۶- تاریخ مصر ۸ر
۷- مرقع روس ۸ر

۸- یروشلم کے آخری ایام ۳ر
۹- سکندرِ اعظم ۲ر
۱۰- یونانی تواریخ ۶ر
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲ر
۱۳- چارلس- ایچ- سپرجن کی سوانح عمری ۱ر
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳ر
ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو تو کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر ہسی- ایک چینی پاسٹر ۶ر
۲- مارکو پولو ۸ر
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر
۴- روبتہ الکبڑا ۶ر
۵- سیر ہند معہ تصویریں عہ
۶- شہیدان کارتھج ۱۲ر
۷- حالات جاپان ۳ و ۸ر
۸- طلائی شمعدان ۴ر
۹- رابنس کروسو ۱۲ر
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸ر
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸ر
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴ر
۱۳- تلاش حق اردو ۴ر
۱۴- تلاش حق رومن ۶ر
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶ر
۱۶- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر
۱۷- عزت بیشال ۵ر و ۹ر
۱۸- چندر لیلا ۲ر و ۶ر
۱۹- ابن حمد ۸ر
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸ر
۲۱- شعاع نور- اول و دوم حصہ ۵ر
۲۲- چلمنی اور کرونا ۴ر

۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۲۴- تارا کا حال ۱۲ر
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم عہ
۲۶- کلیاں اور مایا ۲ر
۲۷- فوز العظیم ۲ر
۲۸- دولت لازوال ۸ر
یہہ سب کتابیں خاصکر جوان مرد اور عورتوں کے لئے لایق ناولوں کی طرح دلکش اور اُن کے مطالعہ سے عقلی او قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائیق ہیں بلکہ ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائیق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ
۲- واعظین از مسیحی تین جلدیں عہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲ر
۴- تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن ۸ر
۵- اگسٹین کے اقرارات عہ
۶- عیسائی مسافر تصویردار عہ
۷- راہ زندگی ۱۲ر
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸ر
۹- گنجینۂ اسلام ۸ر
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳ر
۱۱- کشف الحقائق ۸ر
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲ر
۱۳- حقیقت مسیح ۸ر
۱۴- حیات مسیح ۱۲ر
۱۵- بائبل کا الہام ۸ر و ۱۲ر
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ و حکومت ۸ر
۱۷- راہ نجات ۴ر
۱۸- عہد جدید ۸ر
۱۹- ایک چینی سیاہ کا سفرنامہ ۴ر
۲۰- مشاہیر عالم ۲ر
۲۱- ہند میں گورنمنٹ ۱ر
۲۲- دو سوال- ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۲ر
۲۳- شادی کی بابت ۱ر
۲۴- تاریخ طاعون ۶پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی- یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۔ ۴ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

تصویروں کے لٹکانے کے لئے تانبے کے چھرے اچھے سمجھے گئے ہیں۔ انکو زنگ سے بھی بچاؤ ہوگا اور دیرپا بھی ہیں۔

گذشتہ سال شہر لنڈن کے ۹۱ ہسپتالوں میں ۱۵۰۰ مریض بیکھوں پر داروں میں شمار ہوئے اور آوٹ پیشنٹس کا شمار ۵۰۰۰۰۰ تھا۔

شہر لنڈن کی اوسط عمر ۵۰ سال کی ہے پر ملک کے دوسرے حصوں میں شمار اوسط اس سے کم ہے۔

ملک برٹش میں چینی کا خرچ فی کس ۹۰ پونڈ سالانہ ہے پر یونائیٹڈ سٹیس میں ۸۱ پونڈ ہے۔

دنیا کے سب سے بلند پہاڑ کی اونچائی ۵½ میل ہے اور سمندر کی سب سے زیادہ گہرائی ۶ میل ہے۔

ملک روسا میں گذشتہ سال ایک تہوار کے دن ۱۰۰۰ شادیاں ہوئیں اور اس روز ۲۰ Silver Wedding یعنے شادی کے ۲۵ برس کی رسم منائی گئی۔

گریٹ ویسٹرن ریلوے کمپنی کے ایک گارڈ نے اپنی خدمت کے ۴۹ سال کی مسافت کا شمار لگایا ہے جو ۲۲۰۰۰۰۰ میل ہوا ہے۔

لورپول کے بڑے کتھیڈرل میں جو ملک انگلینڈ میں ہے دنیا بھر سے بڑی ناؤ ہے جس کی لمبائی ۱۲۰ فیٹ ہے اور چوڑائی ۳۰ فیٹ ہے۔

جنوبی سمندر میں ایک گھاس ہوتی ہے جس کو Sea weed کہتے ہیں جو ۲۰۰ فٹ لمبی دریافت ہوئی ہے اور وہاں کے باشندے اس کے رسے بناتے ہیں جو بڑے مضبوط ہوتے ہیں۔

موسم برسات میں سوئیوں کو زنگ سے بچانے کا قاعدہ بتایا گیا ہے کہ اچھی طرح سے بند شیشی کے اندر اُن کو رکھا جاوے جو بالکل خشک ہو تو کبھی زنگ نہ لگیگا۔

سمندر کی لہروں کی اونچائی ۳۰ یا ۴۰ فٹ ہوا کرتی ہے مگر تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک جہاز کے سمندر میں ہوتے ہوئے لہریں ۹۰ فٹ تک اُٹھیں جو بڑا عجیب واقعہ سمجھا جاتا ہے۔

سال گذشتہ میں یونائیٹڈ سٹیٹس میں ۱۰۰۰۰۰۰ پنشن یافتہ اشخاص تھے جنکو ۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ پنشن ملی ان میں ایک سپاہی کی روکی بھی پنشن یافتہ ہے جو ریو لیوشن کے جنگ کی بات ہے جسکو اب ۱۱۸ برس ہو چکے ہیں۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے فربہ آدمیوں کے لئے ذیل کی مفید باتیں بتائی ہیں (۱) زیادہ پانی نہ پینا (۲) زیادہ چکنا نہ کھانا (۳) نشتی اشیا کا استعمال نہ کرنا (۴) مٹھائی نہ کھانا (۵) صرف ۷ گھنٹے سونا (۶) بہت چلنا (۷) ورزش کرنا۔

مذاہب ہندی کا دوسرا جلسہ جنوری میں الہ آباد میں ہوگا غالباً بصدارت سر گیضوورہ ہوگا۔

بنگالہ کی خفیہ پولیس کے متعلق سراغرسانی کے لئے دو تربیت یافتہ کتے ولایت سے منگوائے گئے۔

سر سیحیضور ٹھیالہ نے ۳۰ ستمبر کی تعطیل مستقل طور پر منظور کی جبکہ آپ بااختیار ہوئے تھے۔

ہندی محاصل افیون میں بمقابلہ تخمینہ کے دو کروڑ ۲۲ لاکھ کی بیشی چھ ماہ میں ہوئی ہے۔

سررشتہ آبپاشی صوبجات متحدہ کا خرچ پچھلے سال قریب ۴۳ لاکھ کے تھا آمد ایک کروڑ ۱۱ لاکھ۔

مدارس کے سکولوں کالجوں میں ۱۱ لاکھ طلبا ہیں ۵۶۰۰ تعلیم ٹکنیکل وغیرہ پاتے ہیں۔

شملہ میں ایک جدید گنج قایم کرنے کے لئے میونسپل کمیٹی نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

مانٹی نگرو کے ایک گاؤں کے لوگوں نے دو ترکوں کو قتل کر دیا تھا اُس پر ترکی سپاہیوں نے اُنہیں ایسا تنگ کیا کہ سب گاؤں والے گاؤں چھوڑ کر چلے گئے۔

ریاست میسور میں ایک انگریز کپتان نے کسی قلی کو دریا میں ڈوبنے سے بچایا تھا۔ اور خود اُس کی کوشش میں ڈوب گئے تھے۔ اب اُس کے صلہ میں کپتان کی میم کو حضور ملک معظم نے اپنے ہاتھ سے تمغہ پہنایا۔

پنجاب میں شاہ ایڈورڈ مرحوم کی یادگاری چندے کی یادگار گیارہ لاکھ کے قریب پہونچ گئی ہے۔ اتنا روپیہ کسی اور صوبہ میں جمع نہیں ہوا۔

ایک فیاض انگریز نے ہندوستان میں انگریزوں اور دیسی لوگوں کی ترقی تعلیم کیلئے ساڑھے سات لاکھ روپے دیئے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی حق حقوق

نمبر ۱۱

نجات یافتہ کی میراث کے بجائی ورثہ میں تمام نعمتیں شامل ہیں اور کوئی بھی نعمت باقی نہیں رہتی جو اُسکو حاصل نہیں ہو سکتی دنیا و مافیہا کی بے قیاس نعمتیں۔ اب اُس کا حق ہیں کیونکہ وہ بیٹے ہوکے تمام حق پا چکا ہے اور اب وہ خدا کی رحمتوں اور مہربانیوں کا حق دار ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اب وہ ابد الآباد تک آسمانی مکانوں میں حمد و ستائش کے آوازے بلند کرتا رہیگا۔ جس خوشی کا آخر نہ ہوگا اور اُس کو ہمیشہ کی زندگی کے نام سے انجیل مقدس میں تعبیر کیا گیا ہے۔ اور علاوہ ازیں ایماندار کو بڑے اعلیٰ مرتبے بھی ملے ہیں۔ یعنے بادشاہ کاہن اور خدا کے خدمت بیٹے کا بڑا درجہ جنکے سبب سے وہ اب بڑے سے بڑے حق اور حقوق کا مستحق ٹھہر چکا ہے۔

غرضکہ اب اس مبارک حالت میں دنیاوی اور آسمانی کوئی نعمت ایسی نہیں ہے۔ جو کہ اُسکو نہ ملی ہو۔ اب اس مبارک حالت میں ہر ایک مومن خدا کا فرزند ہوکر اس کا منظور نظر ہو چکا ہے۔ اور اس لئے اُس کے پہلے حال اور اسوقت کے حال میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔

اور واضح ہو کہ خدا کی محبت اور مہربانی جو گنہگار کی بحالی کے وقت ظاہر ہوئی۔ ایسی عجیب اور بے نظیر ہے جنکے سبب سے ایک کے بعد دوسری برکت پانی کی دھار کی طرح امڈتی چلی آتی ہے جسکا ذکر پولوس رسول یوں کرتا ہے کہ جنہیں انہیں آگے سے مقرر کیا اس نے اُن کو بلایا بھی اور جنہیں بلایا انکو راستباز بھی ٹھہرایا اور جنکو راستباز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا رومیوں ۸: ۳۰ فضل کی مبارک برکتیں بکثرت ہیں اور بارش کی طرح اُس کے نجات یافتہ بندوں پر نازل ہوکر انکو مالا مال کرتی ہیں جنکے وسیلے سے وہ آسمانی خوشیوں کو اس دنیا ہی میں محسوس کرنے لگتا ہے اور آسمانی اور جاودانی خوشیوں میں شریک ہونے کی اُمید میں خوش رہتا اور آخرکار انکو حاصل کرتا ہے۔

ہمعصر رہبر مراد آباد مطبوعہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء میں قریب ۳ کالم "سخت کوشش کی ضرورت ہے" کے عنوان سے ہندو قوم کو تحریک کرنے کے لئے تحریر کیا ہے کہ وہ اتحاد اور اتفاق کے منصوبے اور فوری عمل کو کام میں لاویں۔ اور کسی بات میں کم از کم "ایشور کو ایک جاننے" "ویدوں کو ایشوری گیان ماننے" "اور برہمن اور گئو کی عزت کرنے" کے عقاید میں تو متفق ہوں۔ اور نظیر کے لئے محمدیوں اور عیسائیوں کو پیش کرتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی عقیدے میں سب کے سب متفق ہیں ہمعصر پر روشن ہو کہ ہندوؤں کی مذہبی کتاب ایک نہیں ہے بلکہ بہت سی ہیں اور اُن کا اعتقاد بھی متفرق ہے اور کوئی ایک بات کو مانتا ہے اور کوئی دوسری بات کو اسلئے ہندوؤں میں اتفاق ہونا ناممکن ہے اور تین باتوں کا جو ہمعصر نے ذکر کیا ہے اُن میں بھی سب کو اتفاق نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ایشور کو ایک جاننیگے باوجود دوسری کتابوں کو مانتے ہیں۔ وہ صرف ویدوں کو کیونکر ایشوری گیان سمجھینگے؟ اور برہمن کی عزت کرنا بہتوں کو گوارا نہ ہوگا۔ اور گائے کی پوجہ کے لئے آپ تعلیم یافتہ لوگ تیار نہ ہونگے تو بھلا پھر کونسی بات ہے کہ جس پر اہل ہنود ایک ہو جاویں۔ ہمارے خیال میں اہل ہنود کے اتنے متفرق فرقوں اور عقیدوں کا متفق ہونا امر محال ہے۔ بلکہ آپس کا اتفاق ایک ہندو فرقہ میں بھی نہیں ہے سب سے بڑے فرقے آریہ ہیں دیکھ لو۔ اگر ایک گوشت خوری کے مخالف ہیں تو دوسرے اُس کے معاون ہیں۔ اگر ایک سب کے ساتھ کھانے پینے کے سوال کو جائز ٹھہراتے ہیں تو دوسرے اُس کے سخت مخالف ہیں۔ اور ایسا ہی تمام فرقوں کا حال ہے۔ تو پھر اتفاق کا ہونا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟

چرچ مشنری سوسائٹی کی تمام ملکوں کی رپورٹ جو ۶۰۰ صفحوں کی کتاب ہے فی الحال شائع ہوئی ہے جس میں ذیل کے شمار پڑھکر از حد خوشی ہوتی ہے۔ اُس میں بیان ہوا ہے کہ سال گذشتہ میں ۹۰۰۰ نے مسیحی داخل ہوئے اُس کے علاوہ نارین ممبرشپ میں ۱۱۹۱۲۵ کی زیادتی ہوئی اور ۲۰۲۲۴ اقراری بھی ہیں اور ۱۰۵۰۰ بپتسمہ کے لئے تیار ہیں سب سے بڑی ترقی ملک چین میں ہوئی جہاں زیادتی ۲۰ فی سینکڑہ بڑھ گئی مگر اس سوسائٹی کے چندہ میں ۴۸۰۲۴ پونڈ کی کمی ہوئی ہے۔

لوشائی مسیحیوں کی ترقی بھی ہو رہی ہے۔ اُنکی ایک مذہبی کانفرنس میں ..۰۰ مسیحی مختلف جگہوں اور دیہات سے شامل ہوئے اور اُس موقعہ پر ۳۰۰ آدمیوں کو بپتسمہ ملا اور مسیحیوں نے بڑی کشادہ دلی سے چندہ دیا بعض نے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دیا۔

ہمعصر مخزن مسیحی مطبوعہ ۱۵ اکتوبر میں نیشنل مشنری سوسائٹی کی نسبت بمبئی کی مشنری کانفرنس کے پیش کئے ہوئے مضمون میں سے جو مسٹر کے۔ ٹی۔ پال صاحب بی۔ اے نے سنائے تھے مختصر بیانات نقل کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ خوشی کی بات ہے کہ ہندوستانی مسیحی جماعت بہت کچھ بیدار ہو گئی ہے۔ اور اپنی ذمہ داری کو سمجھنے لگی ہے۔ اس بیداری کا ثبوت اسباب سے ملسکتا ہے کہ آجکل ۲۰۰ سے زیادہ شاخیں نیشنل مشنری سوسائٹی کی ہندوستان کے مختلف حصص میں قائم ہیں اور جو روپیہ سوسائٹی کے کام چلانے کے لئے وصول ہوتا ہے وہی کچھ کم ثبوت نہیں ہے۔ سوسائٹی کی طرف سے ہندوستان کے باہر امداد کی درخواست نہیں کی جاتی گذشتہ چار مہینوں سے ہم نے خود اپنی ہی جماعت سے امداد کے لئے کسی خاص قسم کی درخواست نہیں کی اور اس پر بھی آمدنی کا ماہوار اوسط قریباً ۷۰۰ روپیہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہماری ہندوستانی مسیحی جماعت اپنی ذاتی فرض واجبی کو سمجھ کر سوسائٹی کے کام سے دلچسپی لیتی ہے۔ عام طور پر مشہور ہو کہ ہندوستانی مسیحیوں میں خدا کے کام کے

لئے چندہ دینے کا دستور بہت کم ہے لیکن نیشنل مشنری سوسائٹی کو جو روپیہ کام چلانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس کے لئے کسی پر بٹہ نہیں دیا جاتا اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نیشنل مشنری سوسائٹی کی درخواستوں پر اچھی توجہ دیجاتی ہے۔ دوسرا ثبوت اُمیدواروں کی تعداد اور اُن کی قابلیت سے مل سکتا ہے۔ سوسائٹی کے پہلے ہی سال میں ۴۰ درخواستیں آئی تھیں۔ اور اس قدر ہر سال درخواستیں آ رہی ہیں۔ خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ سوسائٹی نے ۵ سال کے عرصے میں ۱۱ مشنری کام کرنے کو بھیجے ہیں جو یونیورسٹی کے ڈگری یافتہ ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوستانی مشنری کاموں سے کوئی عملی دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ مگر این۔ ایم۔ ایس کے مشنری باوجود اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے بہت کم تنخواہ پر کام کرتے ہیں۔"

ہم مندرجہ بالا بیان کو پڑھکر بہت خوش ہوئے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اس کام پر اپنی بڑی برکت نازل فرما وے۔ تاکہ یہ برابر قائم رہے اور بڑھتا چلا جاوے۔

ہمارے خیال میں ملک ہندوستان کے مسیحی ہوجانے کے بڑے سوال کا حل ہونا این۔ ایم۔ ایس سوسائٹی کے کام سے انجام پا سکتا ہے۔ کیونکہ جب ہم خود اس اہم اور بھاری کام کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر نہ اُٹھائیں گے۔ تب تک یہ پورا نہ ہوگا کیونکہ ہمارے سامنے دیگر ممالک کے نمونے یہ بات ثابت کر کے دکھلا رہے ہیں کہ کسی ملک کے باشندے خود اپنے ملک کے لوگوں پر بہ نسبت غیر ممالک کے لوگوں کے زیادہ اثر کر سکتے ہیں جس کا نتیجہ حیرت ناک نظر آتا ہے۔ ایسا ہی حال ہندوستان کے مسیحی ملک ہونے کی بابت بھی ہوگا۔ غیر ملک کے لوگوں سے نہیں بلکہ یہ کام ہندوستانیوں ہی سے پورا ہوگا۔ بس ہم کیوں جلد اس کام کو اپنے اوپر کیوں نہ لیں؟

ہوڑہ آمتا لائٹ ریلوے پر سٹیشن کروا شاکا کے قریب گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ جس سے چند گاڑیاں اُلٹ گئیں اور چند مسافر زخمی ہوئے

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کا اہل اسلام کی امداد کرنا بھی ایک بدیہی امر ہے جس کے لئے مزید ثبوت کی ضرورت نہیں

اقول۔ کونسا ثبوت اس کا آپ نے دیا جسکے بعد یہ مزید ثبوت کی ضرورت تھی اس کے لئے ہم ثبوت طلب کرتے رہے ہیں۔ اور یہ کہکر ٹال دینا "کہ ثبوت کی ضرورت نہیں" در اصل ایک ہوشیاری ہے۔

قولہ۔ جب مسلمان کمزور اور بیکس تھے۔ اور قریش اُن پر ہر طرح کی سختیاں کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکو بھی امداد کا وعدہ فرمایا تھا

اقول۔ جو تواریخ پڑھتے ہیں وہ اس امر کی گواہی دے سکتے ہیں کہ مسلمان شروع ہی سے لڑائی کے کام میں بڑے چالاک اور ہوشیار تھے اور خود بانی اسلام ان معرکوں میں اُنکے ہادی اور رہبر ہو کر نکلا کرتے تھے تو پھر اس لئے تو اُن کو ہر لڑائی میں فتح اور کامیابی حاصل ہوتی تھی۔ اور جوں جوں شمار بڑھتا جاتا تھا اور زور آتا جاتا تھا کامیابی کی صورت زیادہ نکلتی آتی تھی۔ پر اسکو خاص آسمانی امداد سمجھ لینا کوئی ثبوت نہیں رکھتا۔

قولہ۔ وہ خونخوار بھیڑیوں کے منہ میں آئے ہوئے تھے اور ظاہرًا مخلصی کی کوئی امید نہ تھی۔

اقول۔ تواریخ سے تو ایسا ظاہر نہیں ہوتا بلکہ وہ خاص طور سے مظلوم نظر آتے ہیں۔ وہ لوٹے جاتے برباد کئے جاتے۔ بے رحمی سے قتل کئے جاتے اور اگرچہ وہ مقابلہ کرتے۔ مگر شکست پر شکست کھاکر بڑی بیدردی کے ساتھ ہلاک ہوتے۔ اگر وہ بھیڑئیے ٹھہرتے تو کیا وہ دوسروں سے شکار ہوتے۔ بلکہ وہ بہت انسانوں کو برباد کرنیکا سبب ہوتے۔ مگر وہ تو جیسا کہ عرب کی قوموں کا دستور تھا اپنی عادت کیموافق جنگ وجدل کو اپنا آبائی پیشہ سمجھتے تھے اور اپنے مخالفوں کو مارنا اور لوٹنا ہی مذہب خیال کرتے تھے لیکن ان تمام باتوں کا انکو ہی ذمہ دار ٹھہرانا اور آپ الگ ہو جانا بلکہ انکو بھیڑیوں کا نام دینا انصاف نہیں ہے حالانکہ وہ مظلوم تھے

قولہ۔ لیکن جائے افسوس ہے تو یہ ہے کہ عیسائی معترض ان اصلی شہادتوں پر آنکھ بند کر کے نہایت دلیری سے مسلمانوں کو ظالم اور قریش کو مظلوم ٹھہراتے ہیں۔

اقول۔ ہم تو آپ سے اسکے ثبوت میں اُن واقعات کا حوالہ طلب کرتے ہیں۔ جن سے آپ یہ دکھلا سکتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں لڑائی میں فلاں وقت قریش نے پیش دستی کی۔ لیکن باتوں کے جمع خرچ سے اور مسلمانوں کے محض کہنے سے ہم یہ بات مان نہیں سکتے۔ پر آجتک کوئی اس قسم کا ثبوت ہم کو اہل اسلام کی طرف سے نہیں ملا۔ اسلئے ہم کہتے ہیں کہ وہ مظلوم تھے۔ اور زبردستی مسلمانوں کی طرف سے ہوتی تھی۔

قولہ۔ آہ! اس سے بڑھکر انصاف کا خون اور کون کریگا۔ منصف ناظرین! اگر آپ عرب کا نقشہ مقامات جنگ پر ایک نظر ڈالیں تو آپ کو فورًا معلوم ہو جائیگا کہ کس نے زیادتی کی اور کس نے محض مدافعت اور حفاظت ذاتی کا سامان کیا۔

اقول۔ یہ ایک اور عجیب قسم کا ثبوت ہے۔ بھلا مقامات جنگ سے کس طرح پر ایسے فعل کا ثبوت ہو سکتا ہے؟ کیا وہ مقامات کچھ خود بولکر بتا سکتے ہیں؟ ہماری دانست میں تو ایسی باتوں کا ثبوت مقامات جنگ کے دیکھنے سے ہرگز نہیں مل سکتا۔ پر ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ جس حال میں کہ ایڈیٹر صاحب کے پاس کوئی کافی ثبوت ہی نہیں کہ جن سے وہ معترضین کو قائل کر سکے وہ ایسی باتوں سے ثبوت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں پر نا سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیسے ثبوت ہیں۔

روس میں ہیضہ کی وارداتیں زیادتی پر ہیں۔ تمام مملکت روس میں ایک لاکھ ۴۵ ہزار ۵۴۴ اشخاص ہیضہ سے بیمار ہوئے جن میں سے ۴۷ ہزار ۳۲۳ فوت ہوگئے۔

اقتباس

بُری کتابوں کے پڑھنے کی تاثیر

قریب ۱۵ برس کا عرصہ گزرا ہے کہ میری دوستی ایک باعلم اور نہایت اعلیٰ درجے کے نوجوان کیساتھ ہوگئی اور ہماری آپس کی محبت ایسی بڑھ گئی کہ ہم دونوں Bosom friends ایک دل دوست ہوگئے ایک دن جب مدرسہ سے رخصت ہوگئی تو وہ دوست مجھے ایک سڑک کے کنارے پر ملا اور اُس نے مجھ کو ایک کتاب دی اور کہا کہ وہ صرف دو تین گھنٹے کے لئے دیکھنے کے لئے دیسکتا ہے میں اور وہ چند لمحہ وہاں کھڑے رہے اور میں اُس کتاب کو دیکھتا رہا اُس میں گندی تصویریں تھیں اور ناپاک بیان تھا اور میں نے اُس کے کئی صفحے پڑھے میں نے وہ کتاب اُسیوقت اُس دوست کو دیدی اور پھر کبھی اُسکو نہیں دیکھا لیکن اُس کا زہر مجھ کو لگ گیا اور اُس کی خوفناک تاثیر میرے دل میں ہوگئی اور میں اُن گندے خیالات کی زہریلی تاثیر کو اپنے دل سے نکال نہ سکا جو اُس پڑھنے گھنٹے میں میرے دل میں اثر کرگئے تھے میں خدا سے اسکی معافی بھی مانگ چکا ہوں۔ مگر اس گناہ اور گندے خیالات کا اثر نہیں جاتا۔ بلکہ میرے اندر یہ ایک کانٹا سا ہوگیا ہے جس سے میرے اندر بےچینی اور بےآرامی ہوجاتی ہے۔ اے جوان آدمیوں میں اس گندے اور آلودہ خیالات کی کتاب کے نقصان سے اور اُس کے اثر سے نقصان اُٹھاچکا ہوں اور اس لئے میں صفائی سے ایسے جوانوں کو جو ایسی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا خیال رکھتے ہوں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اُن سے بچو اور اُن کے اثر سے پرہیز کرو۔

جے۔ اے۔ جیمس۔

مراسلات

ارکان ستہ

خطبہ ہذا میں جو کچھ قرآن عربی کی تعلیم گناہ اور گناہگاری پر آئی ہے میں اس وقت حاضرین کے گوش گذار کیا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ یہ تعلیم محمدی قوم میں کام کرنے والے واعظین کے لئے ازحد مفید ہوگی۔ میں پیشتر نیکی کی تعریف سناتا ہوں جو یوں آئی ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ط وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کے قبلوں کی طرف پھیرو۔ ولیکن نیکی اللہ اور آخرت اور فرشتوں اور کتابوں اور انبیا پر ایمان لانا ہے اور اُس کی حب سے قرابتیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں اور غلاموں پر اپنا مال خرچ کرنا ہے۔ اور نماز ادا کرتے رہنا اور زکوٰۃ دینا اور اپنے معاہدوں کو عہد باندھنے کے پورا کرنا۔ اور تنگی اور تکلیف میں اور مشکلات میں صبر کرتے رہنا یہی لوگ ہیں جنہوں نے سچ بولا اور یہی لوگ متقی ہیں بقرہ ۲۲ رکوع آیت ۱۷۷

اس آیت میں مشرق یا مغرب کے قبلوں کی عزت کرنا یا اُنکی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا حقیقی نیکی سے خارج کیا گیا ہے جو جزو نیکی تسلیم نہیں کیا ہے اور آیت کے باقی حصے میں حقیقی نیکی کی تعریف کی گئی ہے۔ اور ہم کو قبول کرلینا چاہئے کہ نیکی کی تعریف درست ہے پس نیکی کی اس تعریف میں کعبہ کے متعلق جس قدر فرض اور رسومات کی ادائگی تشابہات میں آتی ہے نیکی سے خارج تصور کرنا چاہیے۔

پھر گناہ کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ کہہ میرے رب نے بدکاریوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں اور گناہ کو اور حق سے بغاوت کرنے کو اور ایسی شرک کو جس کے ساتھ اللہ نے کوئی دلیل نازل نہ کی ہو اور اللہ کی بابت ایسی بات کہنے کو جس کا علم اللہ نے نہ دیا ہو۔ اعراف ۴ رکوع آیت ۳۳۔

اس آیت میں گناہ کی وہی تعریف موجود ہے جو بائبل نے کی ہے کہ ہر ایک خیال اور کام جو خدا کے کلام منزل کے خلاف ہے گناہ ہے اور ہر ایک خیال اور کام جو خدا کے کلام منزل کے موافق ہے نیکی ہے۔ غرضیکہ گناہ کی حرمت اور نیکی کی مباحیت خدا کے کلام نازل کردہ کی مباحیت خدا کے کلام نازل کردہ کی مخالفت اور موافقت پر منحصر کی گئی ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جسے اہل القرآن کے درمیان کام کرنے والے واعظین کو خوب یاد کرلینا چاہیے۔ کیونکہ یہ مسئلہ ہمارے اعتقاد کا جزو ہے جسے قرآن عربی نے تسلیم کرلیا ہے۔

ایک اور بات یاد رکھنی چاہیے اور وہ یہ ہے کہ نیکی اور بدی یا گناہ کا موازنہ کرنے کے لئے قرآن کی موافقت یا مخالفت لازم نہیں رکھی گئی ہے۔ مگر انبیا اور ان کی کتابوں کی یعنی دلائل کی جو اللہ نے نازل فرمائے ہیں جن کا مفہوم انبیاء اور ان کی کتابیں ہیں پس آیات مذکورہ کے معانی کے موافق نیکی اور بدی کے معیار ہونے کے مرتبہ سے قرآن عربی مستثنیٰ ہے۔ مگر قرآن عربی نیکی اور بدی کے معیار انبیا اور اُن کی کتابیں قرار دیتا ہے اور لیکچر اول کے موافق اللہ بھی قرآن عربی میں وہی مانا گیا ہے جو انبیا ماقبل اور کتب مقدسہ ماقبل کا اللہ ہے

باقی آئندہ

وشوامتر

کیونکہ میں جب یگ کرتا ہوں تو راکشس اُس میں وگھن ڈالتے ہیں۔ رامچندر اُس کو قتل کریگا اور ہم رشی لوگ آرام سے یگ کرینگے جس پر بڑے پس و پیش کے ساتھ دسرتھ نے رامچندر کو جو ابھی لڑکا ہی تھا۔ اُس کے ہمراہ بھیج دیا اور وشوامتر کا کام ہوگیا۔

رگ وید میں اس رشی کے سچے ہوئے کئی ایک منتر پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بیاس اور ستلج دریاؤں کا رشی وشوامتر کیساتھ ایک بڑا دلچسپ مکالمہ درج ہے جبکہ وہ ایک گاڑی اور رتھ لئے ہوئے پہاڑوں کی جانب جارہا تھا تاکہ سوم رس کے بوٹے وہاں سے جمع کرکے لائے۔ تو اُس وقت یہ دونوں دریا طغیانی پر تھے۔ وشوامتر نے پہلے ان دونوں دریاؤں کی تعریف کی اور پھر دونوں دریاؤں سے پوچھتے ہیں۔ تیرے یہاں آنے اور ہم سے مخاطب ہونے کا کیا مقصد ہے؟ وہ اپنا مقصد بتاتا ہے۔ اور عرض کرتا ہے کہ پایاب ہوجاؤ۔ دریا کہتے ہیں ہم تو اندر کے فرمانبردار ہیں۔ تو اندر کی تعریف کر۔ اُس نے اندر کی تعریف کی اور دریا پایاب ہوگئے۔ اور وشوامتر پار چلا گیا۔ مکالمہ اگرچہ طویل ہے توبھی دلچسپ ہے۔ اس لئے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"جس طرح دو گھوڑیاں جن کی باگیں چھٹی ہوئی ہوں اور تیز روی میں ایک دوسرے کیساتھ جدوجہد کرتی ہوں جس طرح دو گئو مائیں جو اپنے بچھڑوں کے۔ انتظار پیار کرنے کے لئے سرعت کیساتھ جارہی ہوں۔ اُسی طرح بیاس اور ستلج دو سمندر تک پہونچنے کی آرزو میں پہاڑوں کے پہلوؤں سے زور کے ساتھ نکلکر متحدہ پانیوں کے ساتھ تیزی سے بہتی ہیں۔ اندر سے مجبور کئے جاکر اُسکے احکام دریافت کرکے تم سمندر کو اسطرح جاتی ہو جیسے رتھبان اپنے منزل مقصود کو ساتھ ساتھ بہتی ہوئی اور اپنی لہروں کیساتھ طغیانی پر ہوکے آئے جھکیے دریاؤ تم ایک دوسرے کی طرف جاتے ہو۔ باقی آئندہ

سیالکوٹ کنونشن

ناظرین پر روشن ہے کہ امسال سیالکوٹ کنونشن کے لئے کتنی طیاریاں کی گئی تھیں۔ جنرل کمیٹی نے اپنے حُسنِ انتظام سے کئی ایک چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں مثلاً کھانے کی کمیٹی۔ رہائش کی کمیٹی صفائی کی کمیٹی چارپائیوں کی کمیٹی استقبالیہ Reception کمیٹی وغیرہ مقرر کی تھیں۔ اور ماسوا اس کے کلیسیاؤں کو اُن کے فرائض اور ذمے واری جتانے کے لئے ایک ماہواری رسالہ بھی جاری کیا تھا۔ اس رسالے کی تیس ہزار سے زیادہ کاپیاں متفرق کلیسیاؤں میں تقسیم ہوئیں اور کنونشن کی طرف سے اس پر دو سَو روپے سے زیادہ خرچ بھی ہوا۔ اُمید ہے ناظرین کی نظروں میں سے یہ رسالے گذرے ہونگے۔ اس رسالے کے ذریعہ سے کئی ایک کلیسیاؤں اور خدا کے بندوں نے کنونشن کے لئے سفارشی دُعا کی خدمت اختیار کی۔ اور کئی جگہوں میں خاص جگہوں میں خاص کونشن کے لئے دُعائی جلسے بھی قایم ہوئیں۔ نتیجتہً بہت سے لوگ کنونشن میں روحانی برکتوں کی بھوک اور پیاس کے ساتھ اور اس اُمید پر کہ وہ خداوند یسوع کے جلال کو دیکھیں آئے۔

کئی ایک جو محض نکتہ چینی کی وجہ سے آئے تھے گھروں کو واپس جاتے ہوئے انہوں نے بھی اس بات کا اقرار کیا کہ خداوند یسوع وہاں حاضر تھا۔ اور کہ پاک روح پُورے زور سے اپنا کام کررہی تھی۔ گذشتہ سالوں کی طرح اگرچہ ریلوے کنسیشن کی منظوری نہ ہوئی تھی۔ اور اس واسطے خیال کیا جاسکتا تھا کہ لوگ کم آوینگے لیکن برعکس ظہور میں آیا۔ تعداد حاضرین گذشتہ سالوں کی برنسبت زیادہ تھی۔ اور کئی ایک مسیحی بھائی ایسے بھی تھے۔ جو دور دراز جگہوں سے پیدل چلکر آئے تھے۔ بیشک ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم تھی۔ جو دس دن وہاں رہے۔ لیکن توبھی میٹنگ میں حاضرین کی تعداد ہزار ڈیڑھ ہزار تک ہوتی تھی۔ امسال ایک خاص بات جسے معلوم کرکے بہت خوشی حاصل ہوتی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ ایک خاصی تعداد اُن لوگوں کی جو سرکاری ملازم یا کاشتکار تھے۔ دیکھنے میں آئی تھی۔

گذشتہ سالوں کی بہ نسبت انتظام رہائش بہتر تھا خصوصاً جو انتظام رہائش مستورات کے لئے تھا۔ وہ فی الواقع قابلِ تعریف تھا اور جس کے لئے ہمیں مس اینڈرسن صاحبہ کا جو منتظمہ تھیں۔ بہت شکرگزار ہونا چاہیئے۔

چارپائیوں کے لئے قدرے تکلیف محسوس ہوئی۔ لیکن تو بھی کسی قسم کی کڑکڑاہٹ نہیں سنی گئی کئی بہنوں بھائیوں کو جگہ کی اور چارپائیوں کی کمی کے سبب سے زمین پر نیچے ہی لیٹنا پڑا لیکن وہ وہاں بھی ایسے خوش نظر آتے تھے۔ گویا کہ روحانی فوائد کے مقابلے میں وہ اس تکلیف کو ہیچ سمجھکر خوشی سے گوارا کرتے تھے۔ تو بھی اُمید ہے کہ جنرل کمیٹی چارپائیوں کا بھی آئندہ سال پورا انتظام کریگی۔

کھانے کا انتظام اس سال نہایت ہی عمدہ تھا۔ اور ہر ایک شخص کو بمطابق اُسکی حیثیت اور خرچ کے ہر ایک چیز ضروری دستیاب ہوسکتی تھی۔ اور سب سے بڑھکر قابلِ تعریف یہ بات تھی کہ سارے انتظام میں بلالحاظ کسی فرق کے امیر و غریب ایک یگانگت نظر آتی تھی۔ جو مسیحی کلیسیا کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ کمیٹی جو اس کام کے لئے مقرر تھی اُس نے جس وفاداری اور محنت سے اس کام کو سرانجام دیا تھا۔ کھانے کے خیمے اور باورچی خانے کے سائبان میں جو ماٹو Mottoes آویزاں تھے۔ کہ محبت سے ایک دوسرے کی خدمت کرو۔ اور عزت کی رُو سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر جانو۔ اور خدمت کرنے والوں کی خود انکاری اور خندہ پیشانی جو ان ہی اصولوں پر کاربند ہوکر خدمت میں مصروف تھے۔ سینکڑوں کے لئے ایک عمدہ سبق اور نمونہ تھی۔ کام کرنیوالوں میں سے مندرجہ ذیل مس صاحبات و صاحبان کا ہمیں تہ دل سے شکرگزار ہونا چاہیئے۔ مس کاربٹ صاحبہ۔ مس اینڈرسن صاحبہ مس فینی مارٹن صاحبہ۔ پادری گارڈن۔ پادری یوسف پادری بلین ٹائن۔ منشی نبی بخش۔ مسٹر رحمت مسیح واعظ۔ ماسٹر فضل الٰہی منشی ایشرداس۔ منشی سنت لال۔ مسٹر یونس۔ مسٹر جوزف شہباز صاحبان کیونکہ انہوں نے اور کئی ایک دیگر مسیحی بہنوں اور بھائیوں نے کمال دیانتداری سے اور عمدہ طور سے

خدمت کے کام کو پورا کیا تھا۔

پانی پلانے پر جو بڑے خیمے میں ایک محمدی نوجوان مقرر تھا۔ عام طور پر اُس کی شکایت سنی جاتی تھی۔ اور اُمید ہے کہ کھانے کی کمیٹی اگلے سال اُس کو ایسے کام پر تعینات نہ کرے۔ حاضرین کنونشن کو شکر گزار ہونا چاہئیے کہ گزشتہ سالوں کی طرح Reception یعنی استقبال کمیٹی نے بھی بڑی جانفشانی اور وفاداری سے اپنے کام کو سر انجام کیا جس سے کنونشن میں تشریف لانے والے صاحبان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ گاڑیوں وغیرہ کا انتظام خصوصیت سے قابل تعریف تھا۔ اور اُمید ہے کہ کمیٹی اپنے حُسنِ انتظام سے اگلے سال اور بھی کارِ نمایاں ترقی کرے گی۔

ہنٹر روڈ کے گرجے میں جو کنونشن گراؤنڈ کے پاس ہی ہے رات دن گزشتہ سالوں کی طرح خدا کے بندے دُعا میں لگے رہتے تھے خصوصاً دو مردِ خدا یعنی پادری پیٹرسن اور پادری ہائیڈ صاحب تو شاذ و نادر ہی وہاں سے اُٹھتے تھے۔ جب کوئی مسیحی بھائی خواہ وہ اجنبی ہی کیوں نہ ہو وہاں دُعا کے لئے جاتا۔ تو یہ دونوں باری باری اُس کو گلے لگاتے اور اُس کے ساتھ دُعا کرتے۔ اس طرق سے اُن کے وسیلے بہتوں کو برکتیں ملیں۔ اسی طرح مستورات کے لئے بھی سی۔ ٹی۔ آئی بلڈنگ میں ایک کمرہ دُعا کے واسطے مخصوص کیا گیا تھا جو جہاں تک کہ دیکھنے میں آتا تھا کبھی بھی خالی نہ ہوتا تھا۔ آخری تمام رات اس کمرے سے تعریف کے گیتوں کی آواز نکلتی رہی۔

اس سال کنونشن کا عام مضمون کلیسیا تھا جو کئی ایک پہلوؤں سے حاضرین کے سامنے پیش کیا گیا۔ پادری جے۔ این فورمن صاحب جنہوں نے کمال فروتنی اور محبت سے کنونشن کے میرِ مجلس کے کام کو کیا۔ اُنہوں نے دیباچہ کے طور پر شروع ہی میں بتلا دیا کہ کلیسیا سچے ایمانداروں کی جماعت ہے جس کے درمیان مسیح جو اُس کا سر ہے سکونت رکھتا ہے۔ اُس نے اُسکو اپنے خون سے خریدا ہے۔ اُس کی بنا ڈالی اور اُسکو تعمیر کیا ہے۔ یہ اُس ہی کی میراث ہو تا کہ جلالی بنا کر اُس کو خدا کے سامنے حاضر کرے۔ پادری طالب الدین صاحب نے ایک شام کلیسیا کی تواریخ زمانہ گزشتہ سے زمانہ حال تک بیان کی اور بڑی خوبی کے ساتھ کلیسیا پر روشن کر دیا کہ صلیب اور تاج دونوں کلیسیا کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ جہاں مصیبت ہے۔ وہاں تاج بھی ہے۔ اور یہ کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے اس طرح جُدا نہیں ہو سکتے جس طرح سر تن سے جُدا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہندوستانی کلیسیاؤں کو مجموعی اور شخصی طور پر تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار ہونا چاہئیے۔ کیونکہ بجز اسکے ہندوستانی کلیسیا تاج پانے بغیر رہیگی۔

پادری ہائیڈ صاحب کا پیغام جو اُنہوں نے بائبل کے مطالع پر روح القدس اور دُعا کے بارے میں دیئے۔ نہایت موثر اور مفید تھے۔ اُنہوں نے کلیسیا کی زندگی کا خاکہ کمال دیانت داری اور انکساری سے سامعین کے سامنے پیش کیا اور جتا دیا کہ کلیسیا میں دو کمزوریاں ہیں۔

اول یہ کہ وہ دُعا مانگنے میں قاصر ہے۔ اور دوسری یہ کہ اُس کی اخلاقی حالت ایسی گری ہوئی ہے کہ کوئی ایسا گناہ غیر مسیحیوں میں نظر نہیں آتا جو کلیسیا میں نہ ہو۔

اس درس سے بہتوں کے دل چھد گئے۔ اور حاضرین میں سے بہتوں نے از سرِ نو سفارشی دُعا کی خدمت اختیار کی۔ اور کلیسیا کی گری ہوئی حالت کے بوجھ کو محسوس کیا۔

پروفیسر لیوجبل صاحب نے صلیب کے پیغام پر کئی ایک مفید اور پُر تاثیر درس دیئے۔ اُنہوں نے ذکر کیا۔ کہ صلیب کا معاملہ ازل سے خدا کے دل میں تھا۔ حالانکہ اُس کا ظہور ہمارے دنوں میں ہوا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ خدا سے مسیح کی جُدائی کا بھید انسانی تو کچھ جو اُس کے صلیب اُٹھانے میں ظاہر ہوا۔ صرف ہماری نجات کے لئے تھا۔ اور کہ صلیب کے مقصد کو ہمیں اپنی زندگیوں میں پورا کرنا چاہئیے۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پروفیسر صاحب موصوف نے یہ درس بڑی جانفشانی اور محنت سے تیار کئے ہوئے تھے۔ اور اُن کا طرزِ کلام واعظین کے لئے ایک سبق تھا۔ کہ وہ بھی اپنے مضمون کی آیات کو حفظ کیا کریں۔

پادری پنگیون جونس صاحب جو آسام سے آئے تھے اُنہوں نے بھی کئی ایک دل ہلانے والے درس دیئے۔ صلیب کے مضمون پر ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے بیان کیا کہ مسیح کے ساتھ مصلوب ہونا یہ معنے رکھتا ہے کہ ہم وہ طبیعت اپنے دوستوں۔ رشتہ داروں اور نیز اپنے دشمنوں کے ساتھ ظاہر کریں۔ جو ہمارے منجی نے صلیب پر ہو کر ظاہر کی تھی۔ اور نیز یہ بھی کہا کہ اُس کا یہ مزاج ہم اُن کے اُس سات کلمات سے دیکھ سکتے ہیں۔ جو اُس نے صلیب پر ہو کر کہے۔

دوپہر کی جُدا جُدا مجلسیں جو علیحدہ علیحدہ جگہوں میں پاسبانوں اُستادوں۔ نوجوانوں۔ ماؤں۔ ناخواندہ مسیحیوں اور انگریزی خوانوں کے لئے ہوا کرتی تھیں بہت ہی مفید تھیں۔ جگہ نہیں ہے کہ جُدا جُدا اُن کا تفصیل وار بیان اور فوائد لکھے جاویں۔ لیکن اُمید ہے کہ ناظرین آئندہ سال کنونشن میں خود تشریف لا کر سب کچھ دیکھ لیں گے اور تب سبا کی ملکہ کی طرح کہہ سکیں گے کہ "وہ خبر جو میں نے سُنی تھی سو آدھی بھی نہ ہوئی۔ کیونکہ تیری دانش اور اقبالمندی اُس شہرت سے جو میں نے سُنی تھی کہیں زیادہ ہے"۔ ۱۔ سلاطین ۱۰: ۷۔ اور ماسوا اسکے کنونشن کی اُس حقیقی خوشی اور مسیحی رفاقت میں حصہ لیں گے۔ جو ہمارے آسمانی گھر کی خوشی کا ایک بیعانہ ہے۔

الراقم۔ بی۔ جے۔ سموئیل ہیڈ ماسٹر یو۔ پی مشن ہائی سکول راولپنڈی

غزل

(... رسا دہلوی)

میرے مرقد پہ مسیحا اگر آیا ہوتا
مثلِ عزیر کے اُس وقت میں زندہ ہوتا

بے نقاب آہ جو تیرا رخِ زیبا ہوتا
ماہ و خورشید کو منہ اپنا چھپانا ہوتا

ہاں کبھی تو نظرِ لطف سے دیکھا ہوتا
کچھ تو بیمارِ محبت کو افاقہ ہوتا

آپ جب حامی و ہادی ہیں تو کیا غم مجھ کو
کیوں شیاطین سے ہمارا کبھی جھگڑا ہوتا

تیرے ملنے کی مسیحا جو نہ ہوتی اُمید
کیا کہوں ہجر کی شب حال مرا کیا ہوتا

خواب میں بھی جو کہیں جلوہ دکھاتے آ کر
خانۂ چشم میں یہ خوب تماشا ہوتا

نظرِ لطف مسیحا جو نہ ہوتی تیری
نیم بسمل کبھی ہوتا کبھی مرتا ہوتا

فصلِ گل میں جو مجھے قید کیا ظلم کیا
ذبح کر دیتا جو صیاد تو اچھا ہوتا

مہرباں آپ نہ ہوتے جو مسیحا پیارے
دونوں عالم میں رسا کا نہ ٹھکانا ہوتا

سیالکوٹ کنونشن پر دوسری نظر

میں نے ایک مضمون اس سے پہلے لکھا۔ جو ناظرین نے دیکھا ہوگا اور انہوں نے معلوم کیا ہوگا۔ کہ وہ مضمون واعظ کا ادھورا مضمون ہے۔ وہ مضمون اُس کے روحانی پہلو پر تھا۔ اب اس کے انتظامی پہلو پر دوسری نظر ملاحظہ ہو۔

(۱) نہ معلوم کیا وجہ ہے کہ اب کے لکچرار اور واعظین باہر کے کم تھے میں اُمید کرتا ہوں کہ آئندہ یہ کمی نہ ہوگی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ بڑے بڑے عالم اور فاضل کیوں نہیں بلائے گئے۔ الشعدائے یسوع کے عاشقوں کی ضرورت ہے۔ جو حال قال اور رموز عشق الٰہی سے واقف ہوں تاکہ یسوع کے حسن جمال کو پیش کریں۔

(۲) موجودہ واعظین میں سے بعض ایسے تھے کہ جنکی آواز ایسے بڑے مجمع کیلئے کافی نہیں تھی۔ خوش آواز۔ بلند آواز۔ تقریریں صداء واعظ کا کمال ہوتا ہے۔ جب لوگ پورا مضمون سن ہی نہیں سکتے۔ آدھا فقرہ سُنا اور آدھا بقول شاعر رہگیا تو اُس کا کیا لطف ہے۔ بعض مہربان کہینگے کہ کیا سارے تمہاری طرح بہرے ہیں۔ بہرے تو نہیں مگر تمہاری طرح گنگناتے تو ہیں۔ اتنی آواز تو ہووے کہ دو ہزار آدمی سن سکیں۔ میری فکر نہ کیجئے میری جگہ تو مقرر کی گئی تھی۔ اگرچہ نصیب نہ ہوئی۔

(۳) میرا بیہودہ اعتراض ہو کہ مہربانی سے کنونشن کو مشرقی طریق پر چلنے دیجئے۔ تاکہ افراط سے برکات حاصل ہوں۔ آپنے دیکھا ہوگا کہ آخری دن مشرقی طریق پر صرف ہوا کیسا شاندار دن تھا۔ کیسا جلالی دن تھا۔ سارا دن حال قال میں گذرا کیسا سرور حاصل ہوا۔ کچھ وقت ایسے ہر روز اس طریق پر گذرنا چاہئے۔ تاکہ سب کے سب خداوند میں مگن و شاداں ہوں۔

(۴) انتظام اگرچہ قابل تعریف ہے مگر کوتاہیاں بھی ہیں۔ مثلاً جو لوگ وارد ہوتے ہیں انکو پتہ نہیں کہ کہاں ٹھہرنا ہے۔ ضروریات کہاں سے مہیا ہونگی۔ کسکو کہیں۔ کسیکو جانتے نہیں۔ اس کام کے واسطے چند والنٹیر مقرر کرنے چاہئے۔ جو مسافروں کے درمیان پھیرتے چلیں۔ اُن کی ضرورتوں کو پورا کریں خود اُن سے دریافت کریں۔ یوں سب کی تکلیف رفع ہوگی۔ اس کام کے واسطے اگر دس والنٹیر مقرر ہوں تو کافی ہونگے۔ یوپی میں ایسے جوان بہت ہیں جو خوشی سے اس خدمت کو قبول کرینگے۔

(۵) کھانے پینے میں ذرا اور کشادہ دلی سے کام لینا چاہئے۔ سب لوگ تو اپنے برتن ساتھ لیکر نہیں آتے۔ اور کنونشن کے برتن سب کے واسطے کافی نہیں ہوتے۔ پانی پینے کے برتن نہیں پلیٹ نہیں۔ ترکاری اور دال کے واسطے پیالیاں تو ہیں۔ مگر کم ہیں۔ لوگ کھانے کے برتن میلے کے میلے جھوٹے وہیں چھوڑ جاتے ہیں۔ صاف کرنے والا کوئی نہیں۔ اس کام کے واسطے بھی والنٹیر ہونے چاہئیں۔ جو برتنوں کو جھٹ صاف کرکے رکھدیں۔ اس خدمت کے واسطے (اگر خدا زندگی بخشے) میں بندہ واعظ اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ اگر قبول افتد زہے عز و شرف۔ ہم والنٹیر ادھر ہوں تو یہ کام بڑی خوبی سے انجام پائیگا۔ کھانا تقسیم کرنے کے واسطے بھی والنٹیر ہونے چاہئیں۔ اب کے ایک مشنری نے خدا اُن کا بھلا کرے۔ اس کام میں بڑی مدد کی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون بزرگ تھے۔ عورتوں اور لڑکیوں کے واسطے کم سے کم چار مسیحی بہنیں کھانا دینے کو والنٹیر ہونی چاہئیں۔ میں نے دیکھا کہ لڑکیوں کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ جب تک کوئی مس صاحبہ نہ آتیں وہ بیچاری منتظر کھڑی رہتی تھیں۔ اگر آدمی اُدھر توجہ کریں تو اِدھر سینکڑوں منتظر کھڑے رہتے تھے۔ اس واسطے اس کام کے لئے ضرور ہے کہ چند مسیحی بہنیں جو اس کام کے قابل ہوں۔ والنٹیر مقرر کی جاویں۔ ضرور نہیں کہ مشنری لیڈیز ہوں۔ دیسی بہنیں اس کام کی بخوبی قابلیت رکھتی ہیں۔ مسز شہباز۔ مسز ویدا سنگھ مسز گولکناتھ۔

(۶) آخری عرض یہ ہے کہ دعا میں کسی نہ کسی قدر احتیاط چاہئے اس کی نسبت اتنا اشارہ کافی ہے۔ کنونشن کے حاضرین میرا مطلب سمجھ گئے ہونگے۔

یہ مضمون میں چاہتا ہوں کہ کنونشن کے منتظم اپنی انتظامی کمیٹی میں ضرور پیش کریں۔ اور لحاظ کریں۔ یہ میری شخصی رائے نہیں۔ بلکہ عام رائے ہے۔ جسکو میں منتظم کمیٹی کی خاطر حوالہ قلم کرتا ہوں۔ والسلام

عریضہ واعظ۔

کیا مسیحیت ایک زندہ جاوید طاقت ہے؟

ناظرین یہ سوال نہایت ہی غور طلب ہے۔ کیونکہ اسی پر انسان کی فلاح و نجات آخروی کا دار و مدار ہے اور خاص کر ایسے وقت میں اس پر سوچنا زیادہ تر مفید ہے جبکہ ہند کے وسیع میدان میں قوموں کی دوڑ بڑی سرگرمی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ہمیں تو تواریخ میں ہی کی انتہا تک پہونچنے کی کوئی ضرورت نہیں لیکن مسیحیت کی اس زندہ طاقت کو جس نے خوابیدہ قوموں کو خواب غفلت سے جگا کر ہوشیار کر دیا دکھلانا مقصود ہو۔

جس وقت ہم مسیح کے حواریوں کی عام زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اُن میں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ نہ تو وہ ایسے متمول اور رئیس تھے کہ جن کا اثر عوام پر پڑتا نہ اُن کے ہاتھ میں تلوار تھی کہ قوموں کو مغلوب کرکے جبراً مسیح کے جھنڈے تلے لے آتے۔ لیکن جب ہم اُن کی مسیحی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہماری حیرت بڑھ جاتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ مچھوے جو صرف مچھلیوں پر گذران کرتے تھے کس طرح لوگوں میں کامیاب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ حکومتیں اُن سے ڈرتی ہیں۔ تلوار اپنے پھل کو چھوڑ دیتی ہے قومیں شور مچانا شروع کرتی ہیں۔ اب سوال لازم آتا ہے کہ اُن میں کونسی ایسی شکتی تھی کہ جس نے اُن میں ایسی زبردست طاقت کو پیدا کر دیا تھا اگر ہم ذرا بھی اس پر غور کریں تو یہ بات بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے کہ شکتی مسیحیت کی زندہ طاقت تھی۔ حواریوں کی عام زندگیوں میں یہی زندہ طاقت کام کرتی تھی۔ اور اسی زندہ طاقت نے اُنہیں یہ سبق سکھلا دیا تھا کہ مسیحیت کی روحانی نعمتوں کے مقابلے دنیا اور اُن کی چیزیں ہیچ ہیں اور یہی وجہ تھی کہ اُنہوں نے دنیا کی چیزوں کے مقابلے میں جان کی بھی پرواہ نہ کی۔ بلکہ اپنی جانوں

کو مسیحیت کے لئے قربان کر دیا۔

حواریوں کے زمانہ کے بعد جبکہ مسیحیت کی زندہ طاقت آگے بڑھتی گئی۔ تو سلطنتوں نے تلوار کے زور سے اسے مغلوب کرنا چاہا اور یہودیوں نے ہزاروں مسیحیوں کو پیوند خاک کر دیا۔ اُن کے زعم میں اس طریقہ سے مسیحیت مغلوب ہوتی نظر آتی ہوگی۔ مگر زندگی کا کام مرنا نہیں ہے بلکہ آگے کو بڑھنا ہے اور ہمیشہ تک زندہ رہنا ہے۔ چونکہ مسیحیت ایک زندہ طاقت ہے۔ پس وہ ایسے خطرناک تلوار کے حملوں میں بھی بڑھتی ہی گئی۔ یہی اُس کی زندہ طاقت کا اعلیٰ ثبوت ہے۔

ایک وہ وقت تھا جبکہ یورپ کی طاقت نے بھی اسبات کا اعلان کر دیا تھا کہ اگر کوئی شخص بیبل کا مطالعہ کریگا۔ یا مسیحیت کو ظاہر کریگا وہ قتل کیا جائیگا۔ تو بھی اس سخت حکم کے مقابلے میں مسیحیت کی زندہ طاقت ٹھہری نہ رہی۔ بلکہ آگے کو ترقی کرتی رہی اور آج وہی یورپ اسکی زندہ طاقت کے زور سے سب اقوام سر فراز ہے کیونکہ یورپ کی طاقت کو مسیحیت کی زندہ طاقت کا لوہا ماننا پڑا یہ تو تاریخی واقعات ہیں جنکے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ وہ قومیں جو آج مسیحیت کے جھنڈے تلے ہیں ہر بات میں ترقی کر رہی ہیں کیونکہ ان کے اندر مسیحیت کی زندہ طاقت موجود ہے جس کا خاصہ آگے کو بڑھنا ہے

بعض وقت آریہ اخبارات اسبات کو ظاہر کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ مسیحیت کو زوال ہے۔ ہم ایسے مضمونوں سے بہت حیران ہوتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جو کہ ایک زندہ طاقت کو آگے بڑھنے سے روک سکتے ہیں کیا روپیہ پیسہ کبھی مسیحیت کی زندہ طاقت کو آگے بڑھنے نہ دیگی؟ یا آریہ صاحبان کی موجودہ روش اُسکی ترقی کی سدراہ ہو سکتی ہے؟ یا اسلام اُس کے اقبال کو روک سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ خیالات بالکل فاسد ہیں۔

باقی آئندہ

الراقم

جاج علش تائب لودیانوی حال مقیم بٹالہ۔

سوامی درشنانند سرستی

اور

آپ کی خود پرستی

جہاں تک ہمیں مسلم ہے یہ چاروں علت اس عالم کیلئے وضع کی گئی ہیں ورنہ خدا کو ان چاروں علت سے کوئی نسبت نہیں ہیں البتہ خُدا کو مسبب الاسباب اور علت العلل ضرور کہا گیا ہے۔ کیونکہ موجودات کی نسبت حقیقی اُسی سے ہے۔ سوامی جی آپ نے فرمایا کہ خُدا اس دنیا کی تینوں علتیں یعنی کارن ٹھہرتا ہے۔ لیکن آپ کو یہ معلوم نہیں کہ علتیں چار قسم کی ہیں۔ آپ اندھیرے میں نہ رہیں کوئی محقق ان علتوں میں سے ایک بھی خُدا پر نہیں لگاتا۔ تین یا چار تو درکنار۔ اگر آپ ایسا سمجھیں تو علت صوری اور علت غائی بھی خدا کی ہوگی۔ البتہ آپ اپنے خدا کو موجودات کی علت فاعلی کہہ سکتے ہیں۔ اور یہی بات آپ دوسروں کو سمجھانا اور اس بات کی صداقت کو دلوں پر جمانا چاہتے ہیں۔ آپ نے بتائی اور ہم نے مانی کہ خدا اس موجودات کی علت فاعل ہے اور مادہ اور روح اس کی علت مادی۔ آپ کا یہ تصور غلط۔ اگر کہا دے جبکہ نظر ثابت نہیں ہوتا ہم یہاں آپ سے سوال کرینگے کہ کیا خدا کو مادہ اور روح کے ذات وصفات کا علم کامل ہے؟ کیا ان میں صلاحیت دوسرے وجودوں کو پیدا کرنے کی ہے؟ اگر ہے تو محدود ہے یا لا محدود؟ اگر ان کی صلاحیت محدود ہے تو خدا اُس محدود وجود پیدا کریگا کیونکہ جن وجودوں کے پیدا کرنے کی صلاحیت اُن میں نہ ہوگی۔ اُن کے وجود دینے میں خُدا قاصر و عاجز ہوگا۔ جیسے کمہار کہ مٹی سے صرف انہیں شیا کو بنا سکتا ہے جن کی صلاحیت مٹی میں موجود ہے۔ دوسریوں کو نہیں۔ اگر آپ ان کی صلاحیت کو لا محدود مانیں تو آپ کو لامحدود جو ثابت کرنے ہونگے۔ یہ عالم تو محدود ہے۔ اور مادہ میں لا محدود صلاحیت بالبداہت معدوم ہے۔ مثلاً مادہ میں روح اور روح میں مادہ بننے کی صلاحیت پائی نہیں جاتی۔ روح ذی شعور ہے اور مادہ بے شعور اور بے جان۔ ایسا عاجز خدا ناکارہ ہو یکر آپ کے نیم میں وہ سرب شکتیمان بھی بنگیا۔ کہئیے دیانندی خدا کی سرب شکتیمانی شاہ شطرنج کی ملکیت سے کچھ بڑھکر ہی۔

خدا کو واجب الوجود اور مادہ کو ممکن الوجود ماننے والے خدا کو خالق مانتے ہیں اور باقی تمام چیزوں کو مخلوق۔ آپ نے یہاں ان علتوں کو کہاں گھسیڑا۔ یہاں بھی آپ کی علمی ناواقفیت ظاہر ہوتی ہے۔ ہم آپ کی اسبات کو کہ مادہ گیان سے خالی ہے اور خدا کسی حالت میں گیان سے خالی نہیں اور کہ بعض چیزیں گندی ہیں جن میں ایسی صفات ہیں کہ اُن کا خدا میں ماننا سوائے خدا کی تحقیر کے کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔ پس خدا جگت کی علت مادی نہیں۔ اسے ہم بغیر جھوڑے چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ کوئی اہل العقل خدا کو نہ اس جگت کی علت مادی مانتا ہے اور نہ ان چار علت کو حکما نے خدا کو جاننے کے لئے متعارف گردانا ہے۔ بلکہ اس فطرت کے معائنہ سے جو اُنہیں نظر آیا اُس کی چیزوں کے سمجھنے سمجھانے کے لئے انکو وضع کیا۔ آپ دوسروں سے خواہ مخواہ نادانی منسوب کرانی چاہتے ہیں کا اظہار نہ کریں۔ اگر بعض چیزیں گندی ہیں تو اپنے کرموں کے سبب گندی ہونگی کہ خُدا نے انکو گندی روحوں کے قید خانہ تناسخ کے لئے بنایا ہوگا۔ یا یہ گندگی آپ کے قدیم حضرت مادہ یا روح کا کوئی ذاتی جوہر ہوگا جس کو دیانندی خدا بھی دور نہیں کر سکتا ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اب ہم آپ کے ساتھ سوامی جی آگے چلتے ہیں۔ آپ یہاں دوسری بات ہم کو یہ سمجھاتے ہیں کہ ایک غیر متغیر وجود کی صفات بھی غیر متغیر ہوتی ہیں۔ اگر ہم خدا کو واجب الوجود اور غیر متغیر مانیں تو اُس کی صفات کو بھی قدیم ماننا پڑیگا۔ مثلاً خدا کی صفت مالکیت کو لے لیجئے۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ دنیا کے بنانے سے پہلے کس کا مالک تھا؟ اس کا جواب سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتا یا تو یہ مان لو کہ خدا اپنا آپ مالک تھا یا نفی کا مالک تھا کیونکہ منکران قدامت مادہ کے دماغ میں اور کوئی چیز قدیم نہیں۔ دونوں حالتوں میں خدا کی مالکیت نفی ماننا پڑتا ہے جس سے اُس کی ملکیت شاہ شطرنج سے بڑھکر نہیں ہوتی۔

اب خدا سارے دنیا کا مالک ہے۔ دنیا کے فنا کرنے کے بعد کس کا مالک رہیگا کسی کا بھی نہیں۔ گویا خدا کی مالکیت موجودہ زمانہ میں ہے اس دنیا سے پہلے نہ تھی۔ اس دنیا کے بعد نہ رہیگی۔ خدا کی صفت مالکیت تو متغیر ہو گئی۔ دنیا سے پہلے مالک نہ تھا۔ دنیا کے پیدا کرنے سے مالک بنگیا۔ دنیا نہ رہیگی۔ مالک نہ رہیگا۔" باقی آئیندہ۔

ملک کنعان کی سیر

پُرانا بادشاہی قبرستان دیکھا جو زمین کے نیچے ہے۔ ہر ایک قبر کے واسطے الگ الگ کوٹھریاں ہیں۔ مقدس استیفان شہید کی قبر کو دیکھا۔ اس قبر کے اوپر مقدس استیفان کا بُت دامشیپو(؟) پتھر کا بنا ہوا ہے۔ یہ فرانس والوں کی ملکیت ہے۔ پاس ہی ایک باغ ہے جو یوسف کا باغ کہلاتا ہے اور یہ انگریزوں کی ملکیت ہے چھوٹی چھوٹی جگہیں دیکھتا ہوا شام کو ہوٹل میں آگیا۔

اگلے دن میں نجیب کو ساتھ لیکر اس دیوار کو دیکھنے گیا جو پُرانی ہیکل کی دیوار کا ٹکڑا بچا ہوا ہے۔ ہر جمعہ کو یہاں یہودی جمع ہوتے۔ نالے کرتے۔ دعائیں مانگتے۔ نہایت الحاح و دردے زاری کرتے ہیں۔ آنکی یہ حالت دیکھکر بڑی رقت پیدا ہوتی ہے۔ غضب کا ماتم کرتے ہیں۔ پُرانے وقتوں کو یاد کرکے روتے ہیں۔ بین کرنے والوں کی مانند سوال و جواب کے طور پر نالے کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح پکارتے ہیں۔

"اُس مکان کے واسطے جو برباد ہوگیا۔ اور ہیکل کے واسطے جو اُجڑ گئی۔ ہم اکیلے بیٹھے روتے ہیں۔

اُن دیواروں کے واسطے جو گر گئیں ہیکل کے اُن بیش قیمت پتھروں کے واسطے جو خاک میں ملگئے۔ اپنی شان کے کھو جانے کے واسطے۔ اپنے کاہنوں کے واسطے جو گمراہ ہو گئے۔ اپنے بادشاہوں کے واسطے جو حقیر کئے گئے ہم یہاں بیٹھکر روتے ہیں"

باقی آئیندہ

شعر و سخن

ماں کی گود

یہی میرا باورچی خانہ تھا اے دل
اسی میں تھیں سب راحتیں مجھکو حاصل

یہی میرا کھانے کا کمرہ تھا گویا
بہنگام خفتن اسی میں سو یا

یہی میرا عشرتکدہ ہے پُرانا
یہی سوگواری کا تھا اک ٹھکانا

اسی میں بہلتا تھا دل میرا ہر دم
جو دکھ درد ہوتا تو روتا تھا چھم چھم

یہیں میری بچھتی پلنگ پچھتی تھیں
اسی جا لڑا کرتی تھی مجھسے کوچیں

یہی کھیلنے کا بھی تھا میرا میداں
اسی جا پہ ہوجاتا تھا میں پشیماں

ہے طرفہ یہی رفع حاجت کی جا تھی
عجب زندگی بیچ میں ہی گذرتی

نہ تھا پاک و ناپاک میں کچھ تفاوت
نہ پروائے تلخی نہ فکر حلاوت

کہیں آنا جانا ہوتا تھا مجھکو
غرور سکار ہے گو نہ کوشہ تھا مجھکو

یہی گود تھی میری سیر کا
یہیں حاجتیں پوری ہوتی تھیں ساری

عجب تھا زمانہ وہ بچپن کا میسل
ہوا و ہوس نے نہ تھا مجھ کو گھیرا

نہ لالچ تھا کوئی نہ بے جا طمع تھی
مزے سے تھی اوقات میری گزرتی

مگر جب سے ہوش اپنا میں نے سنبھالا
*حرص میں دل نے ہے مجھکو ڈالا

ہے دل پہ میرے سدا اضطرابی
نظر آتی ہو ہر طرف سے خرابی

جو بالشت بھر تھی جگہ مجھکو کافی
اُتر تی نہیں بھوک میری ذرا بھی

ہے ناکافی اب مجھکو سارا زمانہ
جو ملجائے دو نو جہاں کا خزانہ

میں دنیا کے کاموں میں سب اپنے بھولوں
ترے در پہ آیا ہیں اب یا خدا ہوں

کرم تھی کا دل میں نہ کچھ دھیان آئے
کرم کر نہ دنیا کا غم اب ستائے

الراقم

غمؔ از مشن سکول شاہدیوال ضلع گجرات۔

* حرص کا کنواں۔

مضامین

بیگناہی

جب ہمارے پیارے باپ آسمانی نے تمام بنی آدم کی قوتوں کا اندازہ کر چکا کہ اس ظالم شیطان مردود پر کوئی بنی آدم غالب نہیں آسکتا تب اُس نے اُسکے وعدہ کے مطابق جیساکہ موسیٰ کی پہلی کتاب ۳ باب ۱۵ آیت سے ظاہر ہے۔ (اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اُس کی ایڑی کو کاٹیگا۔) یعنی اس وعدہ کے مطابق خداوند یسوع کو مقدسہ مریم کے بطن مبارک سے پیدا کیا یعنے عورت کی نسل سے اگر آپ شیطان کی نسل کو دریافت کرنا چاہتے ہیں تو انجیل متی ۳ باب ۷ آیت میں مرقوم ہے۔ (پر جب اُس نے دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی بپتسمہ پانے کو اُس پاس آتے ہیں تو انہیں کہا اے سانپوں کے بچو تمہیں آنے والے غضب سے بھاگنا کس نے سکھلایا) یعنے سانپوں کے بچوں سے مراد نسل شیطان ہے۔ اور اس کے سوا اور بھی حوالجات ہیں مثلاً متی ۱۳: ۳۸-۲۳-۳۳ یوحنا ۸: ۴۴ اعمال ۱۳: ۱۰ خط یوحنا ۳: ۸ جو کتاب مقدس کے پڑھنے سے آپکو معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ عورت کی نسل کے متعلق پیشینگوئی یسعیاہ ۷ باب ۱۴ آیت (دیکھو اس کے خداوند آپ تم کو ایک نشان دیگا۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوائیل رکھے گی) اور اسی ثبوت کے متعلق میکاہ ۵: ۳ متی ۱۱: ۲۳ و ۲۵ لوقا ۱۱: ۳۱ و ۳۲ و ۳۵ گلتیوں کے خط ۴: ۴ پس عزیز بھائی ناظرین صرف ایک ہی ہے جو شیطان پر غالب آیا یعنے خداوند مسیح متی ۱۳: ۱۱

باقی آئیندہ

انتخاب الاخبار

ایک تھانیدار پر قتل کا الزام

سشن جج پیر بھوم کی عدالت میں تھانہ موہیشور کے پولیس سب انسپکٹر سندر موہن گھوش پر ایک شخص کو اقبال جرم کے لئے عذاب دیکر مار ڈالنے کا مقدمہ چل رہا ہے۔ بیان یہ کیا جاتا ہے کہ ایک شخص کو چوری کے مقدمہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر ابھی وہ شبہ کی حالت میں تھا مگر تحقیقات سے کچھ پتہ نہ ملنے کے باعث اُس سے اقبال جرم کرانے کے لئے اس کو ایسی سخت ایذا دی کہ وہ بیچارہ حوالات میں ہی مر گیا۔ تھانیدار نے فوراً لاش کو جلانے کے لئے ایک دفعدار کے حوالہ کیا۔ مگر کسی شخص نے خفیہ اس معاملہ کی خبر مجسٹریٹ کے کانوں تک پہونچادی مجسٹریٹ فوراً تحقیقات کے لئے تھانہ میں آگیا۔ مگر لاش جلانے کے لئے شمشان میں پہونچ چکی تھی مجسٹریٹ فوراً شمشان میں پہونچا جہاں لاش کو آگ لگانے لگے تھے۔ دفعدار جوکہ وہاں موجود تھا اُس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تھانہ دار نے اس کو لاش جلانے کا حکم دیا ہے۔ تب کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اقبال جرم کرانے کے لئے ایذا دہی کے باعث متوفی کی ہلاکت ہوئی ہے۔ تھانیدار کا چالان کیا گیا۔ اور وہ اس وقت سشن سپرد ہے۔ دفعدار نے اعانت کے جرم کی سزا سے بچنے کے لئے خودکشی کرلی۔ پرکاش۔

افلاس سے خودکشی

انگلستان عام طور پر ایک امیر ملک سمجھا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہاں بڑے بڑے امیر ہیں لیکن افلاس کا بھی یہ عالم ہے کہ اکثر لوگ تنگدستی کی وجہ سے خودکشی پر آمادہ پائے جاتے ہیں۔ اسکے انسداد کے لئے ایک انجمن اور فرنت قائم کیا گیا ہے جس کے بانی مسٹر فرنس نے خودکشی کرنے والوں سے چند سوالات کئے تھے جس کے جواب میں دو ہزار خطوط آئے ہیں جنمیں یہ لکھا ہے کہ مفلسی کی وجہ سے کرہ کردہ کر جان دینے کی نسبت ایک دم اس قضیہ کو زہر کے ذریعے پاک کر دینا چاہئے۔ یہ دو ہزار خطوط انگلینڈ۔ سکاٹلینڈ اور آئرلینڈ و دیگر شہروں سے موصول ہوئے ہیں۔ اُن طرز تحریر خوشنما اور مضمون عجیب ہیں۔ اُن میں فی صدی دس شخص کام نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی پر آمادہ ہیں۔ اور کچھ خطوط عورتوں کے بھی ہیں۔ جن میں شوہر کی سرد مہری کا رونا رویا گیا ہے اکثر خطوط میں بوجہ قرضہ خودکشی پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔ ایسے لوگوں کو بچانے کے لئے مسٹر فرنس نے ۳ لاکھ روپیہ کی اپیل کی ہے۔

کیا دنیا کے لوگ پاگل ہوجائینگے؟

ڈاکٹر فاربس ونسلو نے پاگل خانہ میں ۴۰ سال کام کرنے کے بعد ۴۰ سالہ تجربات کے عنوان میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں لکھا ہے کہ پاگلوں کی تعداد دن بدن اس قدر بڑھتی جاتی ہے کہ بہت تھوڑی مدت میں دنیا بھر کے جملہ انسان پاگل ہوجا دینگے ۱۸۹۹ء انگلینڈ اور ویلز کی مردم شماری ۳۲۲۳۲۲۹۹ تھی اور رجسٹر شدہ پاگل ۳۱۰۷۷ تھے۔ ۱۰۸۰ آدمیوں سے ایک شخص پاگل تھا ۱۹۰۹ء میں اسی جگہ کی آبادی ۳۵۷۵۶۶۱۵ تھی جن میں سے ۱۴۸۰۷ رجسٹرڈ پاگل تھے۔ اور ۲۷۸ آدمیوں میں سے ایک شخص دیوانہ تھا اس حساب سے پاگلوں کی تعداد ونیا کی کیا حالت ہوگی۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر یہ اعداد درست ہیں تو حالات واقعی قابل غور ہیں۔ لیکن کیا ڈاکٹر صاحب پاگل خانہ میں کام کرتے کرتے خود تو ہوش حواس نہیں کھو بیٹھے؟

بندروں کی بولی

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر گارنیر نے بندروں کی بولی کا ایک لغت طیار کیا ہے جسے وہ عنقریب شائع کرانے والے ہیں۔ پروفیسر مذکور کہتے ہیں کہ میں کانگو میں جاکر بندروں کے مجمع میں ایک عرصہ تک رہا اور ایک گراموفون کے ذریعہ سے بندروں کی ایک ایک قسم کی بولی کے ریکارڈ لئے۔ پھر اُن کو گراموفون میں رکھکر آواز نکالی۔ تو وہ بھی اُس قسم کی آواز نکالنے لگے۔ اس طرح میں نے ایک عرصہ میں ایک لغت طیار کیا ہے۔ جس میں مختلف بندروں کی بولی ہوگی۔ راجپوت گزٹ۔

لڑکیاں فروخت کرنی

کانگڑہ اور دہرہ دون کے پرے پہاڑوں میں جو ہندو آباد ہیں وہ اپنی لڑکیاں فروخت کر دیتے ہیں۔ اس سال ایک برہمن نے آٹھ سو روپیہ لیکر اپنی لڑکی ایک جاٹ کے حوالے کر دی جاٹ شریف آدمی تھا۔ اُس نے ایک برہمن سے اُس کے پھیرے پھیر دیئے۔ جاٹ اس کار ثواب سے بہت خوش تھا جس وقت جاٹ اپنے گھر آیا تو لوگوں نے اُس کو کہا کہ اتنا روپیہ تو نے صرف ضائع کیا۔ جاٹ نے جواب دیا بھائی کو اپنا جی خوش کرنے کی نسبت کسی دوسرے کو خوش کرنا ہر پہلو سے بڑی اچھی بات ہے۔ جاٹ کی طرز عمل نے بتا دیا ہے کہ اخلاقی جرات صرف لکھنے پڑھنے والے آدمیوں میں نہیں ہوتی۔ بلکہ شریف گنوار بھی اس سے بہرہ یاب ہیں۔ آج تعلیم یافتہ لوگوں کی حالت قابل افسوس ہے۔ جو اخلاق میں اس جاٹ سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ تہذیب النسواں۔

ویسرائے کی سپیچ کا اختصار

پچھلے جمعہ کو حضور ویسرائے نے یونائیٹڈ سروس کلب شملہ میں گھنٹہ بھر تک تقریر فرمائی اس میں اپنے عہد حکومت کے واقعات پر ریویو کیا۔ حضور ممدوح نے کہا کہ وائسرائے کا عہدہ پھولوں کی سیج نہیں ہے بلکہ بڑے پیچیدہ اور مشکل کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ اس کے بعد سرحدی صوبہ کی بے چینی - اور

ہندوستان کی پولیٹکل حالت کا اظہار کیا۔ سب سے آخر میں گورنمنٹ کی اس پالیسی کی بہت تعریف کی جس سے اُسے اُن جدید ملکی اصلاحات میں ہندوستانیوں کو حصہ دیا ہے۔ حضور وائسرائے نے یہ بھی فرمایا کہ کونسل ریفارم کی وجہ سے اب ہندوستان میں بے چینی بہت کم رہ گئی ہے۔ اور گورنمنٹ نے اس لڑائی میں فتح پائی ہے۔

چین میں اصلاح حکومت

دولت چین کے ایجنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چین میں پارلیمنٹ کی اصلاح ۱۹۱۷ء کو ضرور جاری کیجاویگی اس میں اب سات سال کا عرصہ باقی ہے لیکن سینگھائی کے پیغام سے ظاہر ہے کہ چین کی اصلاح پسند ریفارمر اس پر بہت بے صبر ہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی رعائت کے دینے میں تاخیر کرنا فضول ہے اس کے متعلق وہ لوگ ایک عظیم عرضی تیار کر رہے ہیں جس پر اڑھائی کروڑ چینیوں کے دستخط ثبت کراوینگے ہر ایک صوبہ سے کم سے کم دس لاکھ آدمیونکے دستخط حاصل کرینگے اور مارچ سنہ ۱۹۱۱ء میں یہ بھاری عرضداشت ایجنٹ درپرنس چن کی خدمت میں پیش کی جاویگی۔ اور اڑھائی ہزار اور ٹوپی گیٹیوں کی ایک جماعت جو یہ عرضی نیز ایکر پیکن میں وارد ہوگی۔ اخبار عام

دلیری کا انعام

اس روز امرتسر کے دربار صاحب میں ایک ہندو لڑکا دھنپت رائے غوطہ خور ہونے کو تھا اور غوطے کھا رہا تھا جبکہ ایک شخص سردار سنگھ نے جرات کرکے اور تیر کرکے اُس کے پاس پہونچا لڑکے کا دم ٹوٹنے کو تھا کہ سردار سنگھ نے اُسکو جا پکڑا اور صحیح و سلامت اُسکو پانی سے باہر لے آیا۔ پولیس نے اُس کی ہمت اور دلیری کی داد دی۔ نہ صرف زبانی طور پر ہی دی بلکہ ۱۰ روپیہ نقد اور ایک سارٹیفکیٹ بھی دیا۔ حقیقت میں ایسے دلیروں کے نمونوں کی ضرورت ہے۔

اخبار عام

چوری سکھلانا

ولائتی ہمعصر لندن نیوز نے اپنی ۱۰ ستمبر کی اشاعت میں ایک وکا خیل مرد و عورت کی تصویر دکھلائی ہے جس میں کہ ایک عورت اپنے نوزائیدہ بچہ کو ایک سوراخ سے گذار رہی ہے۔ تاکہ وہ آئندہ اپنی زندگی میں ایک مشہور چور بنجاوے۔ ہمعصر موصوف کہتا ہے کہ سرحد کے ڈاکو قوموں میں چوری ایک معزز پیشہ سمجھا جاتا ہے اور یہ درست بھی ہے لیکن یہ لوگ شاید غیروں کو لوٹنا ہی قابل عزت سمجھتے ہیں۔ جو کہ ہو اس سے ایشیا کی گری ہوئی حالت کا پتہ چلتا ہے ہم اکثر دفعہ کہہ چکے ہیں کہ اگر ان نازیبا حرکات کا دفعیہ منظور ہے تو مذہبی تعلیم دیجاوے۔ لیکن شاید سرحدی ہنوں میں مذہب کی کمی نہیں۔ وہ خدا کو ایک مانتے اور محمد صاحب کو رسول جانتے اور قرآن کو کلام الٰہی تسلیم کرتے ہیں۔ پھر بھی اُن کا چوری جیسے مذموم حرکت کو پسند کرنا اس امر کا شاہد ہے کہ مذہبی تعلیم کے نتیجہ پر پہونچنیکا سبب نہیں ہو سکتی۔ دراصل ہمارا منشا مذہبی تعلیم وہاں تک تعلیم ہے اور وہ کسی طرح پر بھی جرائم کی اجازت نہیں دیتے۔

رہبر مراد آباد

دنیا بھر میں سب سے زیادہ بد نصیب آدمی

کال چکر کی اگاوہ گنتی ہے۔ اس کا وار پار پایا نہیں جاتا جو کل سلطان تھے آج مصیبت میں گرفتار ہیں۔ جو کل فقیر تھے آج امیر ہیں۔ دولت ایک چلتی پھرتی چھاؤں ہے اور رتبہ ایک عارضی نام ہے جو تغیر میں ایک کر دیا جاتا ہے لیکن وہ آدمی اس سے بھی آگاہ ہے۔ جو اس چکر کو جانتا ہوا اپنے رتبہ اور دولت کے کھوئے جانے پر اس قدر پیچ و تاب کھاتا ہے کہ لوگ اُسے دنیا میں سے زیادہ بد نصیب اور بدحال کہنے لگیں

ٹرکی کے خود مختار معزول شدہ سلطان عبدالحمید کے متعلق ایک انگریزی اخبار نے شائع کیا ہے کہ سلطان اپنی جان کے خطرے سے کانپ رہا ہے اور اسے ہر لحظہ اپنے دشمنوں سے قتل کئے جانیکا خوف لگا رہتا ہے۔ وہ آجکل ابالطینی میں رہائش رکھتا ہے جس مکان میں وہ رہتا ہے تین منزلہ ہو اٹھارہ مہینہ سے وہ اس مکان میں ہے اور اس عرصہ میں وہ کبھی کھڑکیوں کے نزدیک نہیں آیا وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے دریچہ میں سے سر نکالا تو دشمن میرا فوراً گولی سے کام تمام کر دینگے۔ ڈاکٹروں نے اُسے بہتیرا کہا ہے اور منت سماجت کی ہے کہ ذرا باغ میں ٹہل لیا کرو۔ لیکن وہ درمیانی چھت سے نیچے اترتا ہے اور نہ ہی اوپر کی منزل پر جاتا ہے۔ سلطان ڈرتا ہے کہ مبادا نچلی منزل میں بم ضرور پڑے ہوں اور میں نیچے جاتے ہی اُن سے اُڑ نہ جاؤں۔ وہ اوپر اس لئے نہیں جاتا کہ کہیں مکان کو نیچے سے آگ نہ لگا دیں اور پھر اُسے بھاگنے کو رستہ ہی نہ ملے۔

بجز اپنی کا شکار ہونے کی وجہ سے اُس نے کبھی کپڑے نہیں اُتارے وہ ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں ٹہلتا رہتا ہے۔ اور جب تھک جاتا ہے تو ایک کوچ پر گر پڑتا ہے۔ دن بھر وہ بڑھئی کا کام کرتا رہتا ہے۔ حال ہی میں اُس نے کپڑے رکھنے کے لئے ایک الماری طیار کی ہو اور اُس دن سے وہ اصرار کر رہا ہے کہ اُسے بیچ ڈالو۔ لیکن ترکی گورنمنٹ ہمیشہ انکار کرتی ہے۔ گورنمنٹ خیال کرتی ہے کہ کہیں الماری میں کوئی خبر نہ ہو۔ اور اُس کے دوستوں کو اُسکے ذریعہ سلطان سے کوئی خبر نہ ملجائے معزول شدہ سلطان کو دنیا کی کوئی خبر نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور نہ ہی اُسکی دو بیویوں کو اور نوکروں کو جو اُس کیساتھ قید ہوئے تھے کسی کو اخبار پڑھنے کی اجازت نہیں ہو عبدالحمید ان لوگوں کی جنہوں نے اس سے سلطنت لی حالات سننے کی اس قدر خواہش ہو کہ ایکدفعہ اُنہوں نے ایک نوکر کو نئے ایک اخبار دینے کے لئے ایک سو پونڈ کی اشرفیاں پیش کیں تھوڑے روز کی بات ہو کہ جو افسر ڈیوٹی پر تھے اُنہوں اُسکی سالگرہ کی مبارکبادی دی معزول شدہ سلطان رو پڑا اور کہا کسی وقت میں میں بہت بڑا سلطان تھا اب بدبختی کے زمانہ میں تم نے مجھے گویا طنزاً مبارکبادی ہو اور مجھے مجھول اُڑایا ہے اچھا عبدالحمید اکیلا ہے صرف اسکا بیٹا عبدالرحیم ہی قید میں اُس کا ساتھی بنا تھا۔ لیکن وہ بھی یہ کہکر چلا گیا ہے کہ باپ اب سڑی اور چڑچڑی مزاج والا ہوگیا ہے۔ اُسکے ساتھ گزارہ کرنا مشکل امر ہے۔ اُسکا دوسرا

بیٹا بھی اس سے منحرف ہوگیا ہے جسکو عبدالحمید تخت و تاج کا مالک بنانا چاہتا تھا۔ افسوس صد افسوس۔

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے۔
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا ہتا ہے انساں سے

ہیگرٹ

لوکل

مورخہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کو بوقت ۵ بجے شام مشن سکول لودیانہ بصدارت جناب برگ ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اہالیان شہر لودیانہ کی جانب سے بڑے اظہار شکریہ جناب خانصاحب محمد ظفر خاں مروت افسر مال ایک عام جلسہ نہایت ہی دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ ٹھیک دس بجے ایک ڈوس منجانب جناب ڈاکٹر ای۔ ای خالف صاحب۔ سردار گجن سنگھ صاحب وکیل ۔ ووائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ آنریبل خواجہ احمد شاہ صاحب آنریری سیکرٹری میونسپل کمیٹی لودیانہ۔ خانصاحب مولوی محمد حسن خانصاحب آنریری مجسٹریٹ۔ لالہ نسارام صاحب بینکر قائم مقام مجسٹریٹ لالہ شیو پرشاد صاحب خزانچی و آنریری مجسٹریٹ پیش کیا گیا صاحبان منصب بالا کے اسمائے گرامی سے بخوبی روشن ہوگیا ہوگا کہ یہ جلسہ کسی خاص قوم یا فرقہ کی جانب سے نہ تھا بلکہ ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب کی طرف سے متفقہ تحریک تھی اور کیوں نہ ہو جو افسر اہل شہر کے بلا تخصیص مذہب وملت اس قدر جانثاری اور مہربانی دکھلاوے اگر اسکے کارہائے نمایاں پر صرف حوصلہ افزائی کے لئے اس قدر احترام بھی نہ کیا جائے تو افسوس ہو۔ جناب خانصاحب کے کارہائے نمایاں کے مقابلہ میں یہ ایک ادنیٰ صلہ ہے بمصداق۔ برگ سبز است تحفہ درویش پر اکتفا کرتے ہیں۔ کل جلسے کا انتظام ماسٹر راداہاکشن دسر و اور پریم سنگھ منیجر خانصاحب پیس کے سپرد تھا ہر دو نے خوب کوشش کی۔ یہ مسلمہ ہے کہ شہر لودیانہ میں کسی عمارت کا ہال کمرہ مشن سکول کے ہال کے برابر نہیں ہے ۴ بجے سے ہی صاحبان آنے شروع ہوگئے۔ تقریباً ڈھائی تین ہزار مردمان تشریف فرما تھے۔ اس ہال میں تل رکھنے کو جگہ باقی نہ رہی۔ صدہا جگہ نہ ہونے کے کارن واپس جانا پڑا۔ تقریباً تمام معززان ضلع رئیس و وکلا وغیرہ شریک جلسہ تھے کثرت آدمیوں سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ ہر ایک فرد بشر کے دل میں خانصاحب موصوف کی عزت اور محبت جاگزین ہے۔ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے ایسا جلسہ عظیم پہلے شاید ہی ہوا ہو۔ جناب ماسٹر بہاری لعل صاحب بی۔ اے ہیڈماسٹر مشن سکول لودیانہ انتظام میں خاص دلچسپی دکھلانے کے لئے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ٹھیک ۵ بجے شام کو جناب خانصاحب موصوف وہ کرچ جو خانصاحب موصوف کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب صوبہ پنجاب نے تھوڑا عرصہ ہوا مصری کی جان بچانے کے لئے عطا فرمائی تھی۔ لگائے ہوئے اور آرڈر آف میرٹ کا تمغہ جو آج تک کسی ہندوستانی سول افسر کو نہیں عطا ہوا معہ دیگر تمغاجات لگائے ہوئے ہمراہی اللہ کرشن چند صاحب رئیس اعظم لودیانہ میں لینڈو میں سوار ہوکر تشریف فرما ہوئے بینڈ والوں نے پہلے ہی آراستہ و پیراستہ تیار کھڑے تھے خوب سلامی اتاری۔ اور خانصاحب اندر تشریف لے گئے تو تمام افسران میز مجلس صاحب و رئیسان کھڑے ہوگئے اور خانصاحب کو خوش آمدید کیا۔ اس وقت کا سماں واقعی قابل دید تھا قلم کو یارا نہیں کہ اس کو بیان کرسکے۔ پہلے ڈاکٹر ویری صاحب میر مجلس نے تقریر کی جو بڑی فاضلانہ و پُر اثر تھی پھر جناب ڈاکٹر ای۔ ای خالف صاحب نے نہایت ہی عالمانہ طور سے خانصاحب موصوف کے کارہائے عظیم کا ذکر کیا اور یہ ریزولیشن پیش کیا کہ خانصاحب کا تہ دل سے اعتراف شکریہ کیا جاوے۔ یہ باتفاق رائے پاس ہوا۔ آنریبل خواجہ احمد شاہ صاحب نے دوسرا ریزولیشن پیش کیا کہ اس کی ایک کاپی بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ارسال کی جاوے اور ایک کاپی بوساطت آنریبل ڈ[illegible] سپرنٹنڈنٹ صاحب لودیانہ۔ بخدمت جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب مرسل ہو۔ اور ایک کاپی بخدمت جناب خانصاحب موصوف بھیجی جاوے اور ایک کاپی کمشنر صاحب کو ارسال کی جاوے۔ یہ ریزولیشن بھی باتفاق رائے سے پاس ہوا۔

باقی آئندہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب " عہ
غیر ممالک سے " ۶ سے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ستہ
پورا کالم	عہ	ستہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	سعہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ مابعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ :- نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی بیکار پڑ جاتی ہے اور گھر اگر بہیہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور پچیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے - کرک کے دست پیٹ کا درد مروڑا اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴؍) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵؍) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا - ڈکار کا آنا پیٹ کا درد - ہیضہ متلی اور اشتہا کا کم ہونا سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں - گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +
قیمت فی شیشی ۸؍ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵؍ (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے -
ڈاکٹر ایس - کے برمن نمبرہ ۷۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی - ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۰ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ہر یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وگرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی - وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۹۵ سے ۱۱۵ کرونول ۱۰عہ :-
مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲؍ فی سبق محصولڈاک علاوہ - یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے - پادری نیری فورمن صاحب ڈی - ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں - انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے - اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی - لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی - وی - پی کے ذریعے +

میرے کا سُرمہ

پانچہزار روپیہ (۵۰۰۰) کا انعام اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں اسی مطلب کیلئے جمع کیا گیا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہی ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا پڑوال۔ غبار پھولا آبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش۔ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی قیمت اسلئے کم رکھی ہی کہ عام لوگ اس سے فائدہ اُٹھاسکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہی مبلغ دو روپیہ ۲ میرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین ۳ روپئے۔ خالص میرہ فی ماشہ بیس ۲۰ روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے +

المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ آہلو والیہ
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہی۔

۱۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و صوبہ سرحدی مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء کو تحریر فرماتے ہیں آج اس شفاخانہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا جو سردار میاں سنگھ آہلو والیہ کی فیاضی سے قایم ہوا ہی یہ شفاخانہ اہل شہر کے لئے بہت فایدہ مند ثابت ہوا ہی اور باشندگان بٹالہ کو سردار صاحب کا مشکور و ممنون ہونا چاہیے +

۲۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہی اُن مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہی اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہی + دستخط ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳۔ جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب! بتسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ میرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپ کا سرمایہ جملہ امراض چشم کو مفید ہی بصارت کو طاقت بخشتا ہی تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہی۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہی + راقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگواں اودھ +

۴۔ جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب آہلو والیہ سلامت بعد مہربانی کے ایک تولہ سفید سرمہ میرہ قسم اعلیٰ قیمتی تین روپیہ فی تولہ ذیل کے پتہ پر وی۔ پی۔ عنایت کیجیگا جناب سردار صاحب میں نے آپکے سرمہ کو تین برس سے اپنی آنکھوں پر استعمال کر کے آزمایا نہایت مفید پایا میں نے سب انگریزی دوا استعمال کیں مگر جو فائدہ آپکے سرمہ سے ہوا کسی سے نہیں ہوا آنکھ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہی میں آپکا نہایت شکر گذار ہوں۔ راقم پادری جی ایچ اسمارٹ پریچر مسیح ایم۔ ای مشن انچارج ضلع رائے بریلی۔ ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء

پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا